© rasailojaraid.com

پروفیسر عابد صدیق

روئے مصحف پہ بنا جس کا لہو سُرخ لکیر

پیکرِ حلم و حیا، حضرتِ عثمان غنی۔۔!
کُفوِ شاہِ دوسرا، حضرتِ عثمانِ غنی۔۔!
جس کا شیوہ تھا عطا، حضرتِ عثمانِ غنی۔۔!
جس سے راضی ہے خدا، حضرتِ عثمانِ غنی۔۔!

جس کو اللہ نے پہنائی خلافت کی ردا۔۔!
شاہِ کونین سے جس کو ہوئے دو نور عطا۔۔!
وہ حیا دار، فرشتے بھی کریں جس سے حیا۔۔!
بعد شیخین کے افضل جو سب اُمت میں ہُوا۔۔!

ہاتھ جس شخص کا دستِ شہِ عالم ٹھہرے۔۔!
شاہِ کونین کی جنت میں رفاقت جو کرے۔۔!
شان میں جس کی شہنشاہِ دو عالم یہ کہے۔۔!
ہے معاف آج کے بعد اِس کو جو چاہے وہ کرے۔۔!

جیشِ عسرۃ کے لئے اُس نے ہی ساماں کیا۔۔!
وسعتِ مسجدِ نبوی کا شرف جس کو ملا۔۔!
بیرِ رُومہ سے مسلمانوں کو سیراب کیا۔۔!
جس کو خوش ہو کے دُعا دیتے تھے محبوبِ خدا۔۔!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوری اُمّت میں نہ تھی جس کی سخاوت کی نظیر —!
بعدِ بوبکرؓ و عُمرؓ — پوری جماعت کا اُمیر —!
اہلِ مکّہ کی طرف تھا جو محمّدؐ — کا سفیر —!
"رُوئے مُصحف" پہ بنا جس کا لہُو — سُرخ لکیر —!

وہ خلافۃ کا اَمین اور وہ مظلوم شہید —!
حافظِ وحیِ خُدا، جامعِ قرآنِ مجید —!
جس کے اَموال کا مَصرف رہا، جنّت کی خرید —!
دی گئی جس کو کئی مرتبہ، جنّت کی نوید —!

رِفق و شفقت میں یگانہ تھا جو — وہ — نرم خِصال —!
بُردباری و تحمّل — کی نہیں جس کے مثال —!
دورِ فتنہ — میں رہِ حق پہ کیا صبرِ کمال —!
جان دے دی — نہ کیا اُس نے مدینہ میں قتال —!

پیکرِ حلم و حیاء حضرت عثمانِ غنیؓ

تصحیح

گذشتہ ماہ کے "نقیب ختم نبوت" میں شمارہ ۱۰ اہ ! چغتائی صاحبؒ کے عنوان سے قمرالحسنین قمر کی نظم میں ایک مصرعہ سہو کاتب سے چھپنے سے رہ گیا تھا، وہ شعر یوں ہے :-

احرار سے وفا کا نمونہ چلا گیا
یُمن و سلامتی کا نمونہ چلا گیا!

© rasailojaraid.com